# TADDBUR SESSION 5TH

(اللہ کی محبت)

یہ موضوع کل تین لیکچرز پر مشتمل ہے جن کی ترتیب کچھ یوں ہے

ا۔اس کلاس میں ہم اللہ کو جانیں گے،اس سے محبت کیوں کی جائے؟اور اس کی محبت کو پیدا کرنے کا طریقہ کیا ہو؟

۲۔اللہ کی محبت کو اللہ کے ناموں کا تدبر کر کے پیدا کرنا

۳۔اللہ کی محبت کو آسمان وزمین میں موجود نشانیوں پر غور کر کے پیدا کرنا

امید ہے کہ آپ سب خیر و عافیت سے ہونگے اور ایمان کی بہترین حالت میں ہونگے۔

میں یہاں اپنے عمرے کا تھوڑا سا تجربہ شیئر کرنا چاہوں گی۔ مجھے اکتوبر کے آخری ہفتے تک بھی بالکل اندازہ نہیں تھا کہ میں ۳ نومبر کو بیت اللہ میں ہوں گی، میں اپنے موبائل کی گیلری دیکھ رہی تھی تو تئیس اکتوبر کو میں ایک ریسٹورانٹ میں اپنی پانچویں کتاب لکھ رہی تھی اور میرا یہی ارادہ تھا کہ پہلی قسط نومبر تک تیار کرلوں،

اللہ تعالی نے اس سفر کے اسباب بڑے معجزاتی طور پر بنائے اور آپ یقین کریں مجھے ابھی بھی لگتا ہے کہ میں فزکلی وہاں نہیں گئی ہوں بلکہ صرف ایک خواب میں سفر کر کے آئی ہوں، نہ میری باڈی کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ کوئی سفر کر کے آئی ہے، جیسے میں نے سنا تھا کہ وہاں چل چل کر ٹانگوں میں مستقل درد بیٹھ جاتا ہے مگر الحمدللہ شروع کے چار دن بیماری کے گزرے اور اب ایسا لگ رہا ہے پہلے سے زیادہ ایکٹو ہوگئی ہوں، ہاں وہ جگہ ایسی ہے کہ آپ جتنے بھی تھک ہار کر اپنے ہوٹل واپس آؤ اگلے آدھے گھنٹے میں آپ کا دل بے چین ہونا شروع ہو جائے گا کہ بس اب آرام ہوگیا اب چلو واپس۔ہم تہجد میں جاتے تھے فجر سے تقریباً دو گھنٹے پہلے اور پھر فجر کے بعد اپنے ہوٹل واپس آتے، پھر ہم ظہر سے دو گھنٹے پہلے اٹھ جاتے اور تیاری کر کے حرم جاتے پھر عشاء میں واپس لوٹتے۔ایسی مشقت اگر ہم دنیاوی کسی ٹرپ کے لئے کریں تو میرا یقین نہیں کہ اللہ اتنی طاقت دے گا، جس طرح ماں بچے کو پیدا کرتی ہے اور اسے پھر وہ تکلیف یاد نہیں رہتی اور وہ مزید بچوں کی خواہش کرتی ہے، اللہ وہ پچھلی تکلیف بھی بھلا دیتا ہے اور اگلے کے لئے ہمت بھی عطا کرتا ہے بالکل ایسے اللہ اپنے گھر جب بلاتا ہے تو وہ اس قدر غیرت والا ہے کہ ہماری طاقت میں سے کچھ صرف نہیں ہوتا بلکہ وہاں کے لئے اپنے پاس سے ہمت اور طاقت عطا کرتا ہے، پھر جب انسان واپس آجاتا ہے تو وہ والی غیبی طاقت یہاں محسوس نہیں ہوتی۔ کس قدر حیرت انگیز معجزہ ہے میں نے ایسے ایسے لوگ دیکھیں ہیں کہ وہ اتنی اتنی بیماریوں سے جاتے ہیں اور وہاں ان کی بیماری ایسے غائب ہو جاتی ہے کہ پوری پوری دوائیوں کی کٹ ویسے ہی واپس لے کر آتے ہیں، اللہ تعالی نے ایک تو اس سرزمین پر بے پناہ برکت رکھی ہے اور

دوسرا اللہ تعالیٰ اپنی ایکسٹرا عبادت کے لئے ایکسٹرا طاقت بھی خود ہی دیتے ہیں اور اس کی سب سے بڑی مثال ہے رمضان، عام دنوں میں روزہ رکھنے کی موٹیویشن نہیں ہوتی نہ ہی ہمت ہوتی ہے، اور رمضان میں لگا تار تیس کے تیس دن ڈھیر ساری عبادتوں کے ساتھ وہ طاقت کیسے آجاتی ہے؟ اللہ کی محبت، وہ ہم سے اتنا پیار کرتا ہے کہ اپنی عبادت کے لئے بھی ہمت خود دیتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کہتے ہیں:

**ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبونھم کحب اللہ ، والذین آمنو اشد حب اللہ**

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ کے سوا اور شریک بنا رکھے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ سے کرنی چاہئے (سورہ البقرہ ۱۶۵)

اب اس آیت میں اللہ تعالیٰ مشرکین سے مخاطب نہیں ہے اور نہ ہیں یہاں یہ کہا کہ انہوں نے بتوں کو اللہ کے برابر شریک ٹھہرایا ہوا ہے، یہاں عام اجتماعی انسان مخاطب ہے کہ ہر وہ چیز جس کی محبت اللہ کی محبت سے بڑھ کر ہے وہ اللہ کے ساتھ شرک ہے۔

اب سمجھنے کی بات یہاں یہ ہے کہ اگر کسی شے کی محبت اللہ کی محبت سے زیادہ تو دور کی بات اس کے برابر بھی ہوگئی تو یہ شرک ہے اور اس قدر بڑی بات کیوں کہی اللہ نے؟ اگر آپ کسی سے بے پناہ محبت کرو، بے انتہا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی نعمت حاضر کر دو، اسے دنیا کی بڑی بڑی خوشیاں دو، اسے پیار دو، اسے عزیز رکھو، اس کی حفاظت کرو ایسے جیسے ایک غلاف سردی سے ہماری حفاظت کرتا ہے تو بدلے میں آپ کیا چاہو گے؟ آپ کم سے کم یہ درجہ تو چاہو گے کہ آپ کے سوا وہ کسی سے ویسی محبت نہ کرے؟ بدلے میں آپ اس کے لئے خاص ہو جاؤ اور وہ آپ کے دائرے اور محور سے باہر ہی نہ جائے؟ اپنے دل سے پوچھیں ہر دل کو کسی نہ کسی سے محبت ہوتی ہے۔ایک بیوی اپنے شوہر سے ایسی محبت کرے تو بدلے میں وہ چاہے گی کہ شوہر اسی کا ہو کر رہے؟

وہی حساب ماں اور اولاد کا بھی ہے، ایسی محبت ہمیں اپنے کسی گہرے دوست سے بھی ہو سکتی ہے۔

تو کیا اللہ کا حق نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے جس قدر ہم سے محبت کی individually، پوری بنی نوع کی بات نہیں کر رہی، صرف اپنی زندگی پر غور کریں، ابھی اسی وقت اپنی پوری زندگی اپنے دماغ میں لائیں، کہاں کہاں اس نے پروٹیکٹ کیا، کہاں کہاں اس نے خوشیاں دکھائیں، بے شک آپ کے پاس ابھی بے شمار ایسی دعائیں ہوں گی جو قبول نہیں ہوئیں، اس وقت بہت سے مسائل میں بھی گھرے ہوں گے مگر کوئی ایک بھی یہاں ایسا موجود ہے جو کہ سکے کہ اللہ نے اس کے ساتھ اب تک کوئی احسان والا معاملہ نہیں کیا جس پر اسے اس کی بے پناہ محبت نظر آئی ہو؟

پھر اس کی محبت کا تقاضا ہے کہ اس سے زیادہ کسی چیز کو نہ چاہا جائے، عبادت کا وقت ہے اور دنیا کے کسی کام میں مشغول ہو کر اس کی عبادت کو پیچھے کر دیا تو کیا کیا؟ نماز کا وقت ہے مگر دنیا کے کسی کام میں وہ رہ گئی تو کسے زیادہ

اہمیت دی؟ آفس ٹائمنگز میں نماز نہیں پڑھ سکتے کہ شرم آتی ہے یا اجازت نہیں ہے یا کاموں کا بوجھ ہے تو کسے ترجیح دی؟ پیسے کو؟ صدقہ نہیں نکالا اپنی ماہانہ انکم کا کہ گھر کا خرچہ مشکل سے پورا ہو رہا ہے یا اس ماہ اور بہت ضروری کام ہیں تو کس چیز کی فکر کی؟ دنیا کی؟ اللہ کے ساتھ تجارت بھول گئے؟ سورۃ البقرہ میں جو اس نے وعدہ کیا ہے وہ بھول گئے؟ کہ ہر ایک دانہ پر سات گناہ بدلہ؟

کتنی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں اور اس کا درجہ شرک کے برابر ہے کیا ہمیں معلوم تھی یہ بات؟ ایک ہوتا ہے شرک جلی اور ایک ہوتا ہے شرک خفی،، شرک جلی وہ ہے جیسے بتوں کی پوجا، پیری مریدی، ایسی نیاز جو اللہ کے نام پر نہ ہو، شرکیہ تعویذ گنڈے وغیرہ، یعنی کھلا شرک۔ ایک ہے شک خفی یعنی چھپا ہوا شرک جو کافر نہیں کرتے یہ مسلمان کرتے ہیں، شرک خفی کو پہچاننا انتہائی مشکل ہے۔ اگر اللہ کے سوا آپ کسی انسان سے مدد کی امید رکھیں اور مکمل طور پر اس پر ڈیپنڈ ہو جائیں اور دل میں یہی خیال ہو کہ جو کر سکتا ہے یہی کر سکتا ہے یہ بھی شرک خفی ہے۔ اور ابھی جو آیت کی تفسیر بتائی وہ بھی شرک خفی ہے۔

اب یہ تو ہم نے جان لیا کہ اللہ سے محبت اللہ کا حق ہے۔ اب ہم نے محبت کیسے کرنی ہے یہ جانتے ہیں۔

یحییٰ بن معاذ کا ایک عربی میں بہت خوبصورت قول ہے:

''جب اس کی معافی تمام گناہوں کو ڈھانپ لیتی ہے تو اس کی رضا کا کیا عالم ہوگا، یعنی جب وہ انسان سے راضی ہوگا تو کس جس چیز سے نوازے گا، اور جب اس کی رضا امیدوں کو سمیٹ لیتی ہے تو اس کی محبت کیسی ہوگی؟ یعنی انسان رضا پر اتنا خوش ہے تو جب وہ آپ کو محبوب بنالے گا تو کیا عالم ہوگا، پھر فرماتے ہیں کہ جب اس کی محبت کا یہ عالم ہو کہ وہ عقلوں کو حیران کر دے یعنی اللہ جس سے دنیا میں بھی محبت کرتا ہے تو اس کے اوپر نوازشیں دیکھ کر لوگ حیرت کا بت بن جاتے ہیں تو اس کی مودت کا کیا عالم ہوگا، اس کی مودت تو سب کچھ بھلا دے گی، مودت کہتے ہیں کسی سے بے غرض بے لوث محبت کو۔ بے پناہ اپنائیت کو جب بھی میں اس عربی مصرے کو پڑھتی ہوں تو ایک سرور سا محسوس ہوتا ہے، اس کے ہر ہر لفظ کو ذرا محسوس تو کر کے دیکھیں، دنیا کی باقی کسی چیز میں اتنی لذت نہیں جتنی اللہ کی محبت میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہم سے محبت کے اظہار میں ایک حدیث ہے جو مجھے بہت پسند ہے:

''اور جب میں اپنے بندے سے محبت کرتا ہوں تو اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اور اس کی وہ بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

کیا آپ کو اس سے کچھ سمجھ آیا؟ کبھی آپ نے سنا ہے کہ فلاں شخص کو دیکھ کر اللہ یاد آ گیا؟ یہ اسی طرف اشارہ ہے،

یعنی جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اپنا رنگ اس میں ڈال دیتا ہے اور یہ تو قرآن مجید میں بھی اللہ نے فرمایا:

**صبغة الله، ومن احسن من الله صبغة**

ہم نے اللہ کا رنگ اپنے اوپر چڑھالیا، اور اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے

اسی لئے ہمیں نیک لوگوں کو دیکھ کر ایک روحانیت محسوس ہوتی ہے، ان کے پاس بیٹھ کر ایسا لگتا ہے جیسے ایمان تازہ ہو رہا ہو، پھر اللہ کی یاد بھی آتی ہے، قرآن پڑھنے کو دل کرتا ہے، گھر آ کر کچھ وقت تک یہی کیفیت رہتی ہے پھر ہم دنیا میں مگن ہو جاتے ہیں، اسی لئے آپ ﷺ نے اللہ والوں سے جڑنے کا حکم دیا تا کہ ہمارے ایمان کی روح تازی ہوتی رہے، جب ہم ان میں اٹھنا بیٹھنا اور ان سے سیکھنا چھوڑ دیتے ہیں تو دنیا کی روٹین ہمیں بہت باؤنڈ کر دیتی ہے، شیطان ہمیں ہماری بزی روٹین میں الجھا دیتا ہے، ان چیزوں کے لئے وقت خود پر جبر کر کے نکالنا ہوتا ہے کیوں کہ ان چیزوں کے لئے چاہت کا ہونا ضروری ہے، بغیر چاہت کے اللہ اپنا نور کبھی عطا نہیں کرتا۔

دین میں کوئی زبردستی نہیں، جو نہیں سیکھنا چاہتا اللہ اسے بلاتا بھی نہیں ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ سے محبت کی کیا علامتیں ہیں اور اپنے آپ سے ان نشانیوں کو میچ کرتے ہیں کہ کیا ہم میں یہ موجود ہیں؟ نہیں ہیں تو آج سے ارادہ کرتے ہیں کہ ان علامتوں کو خود کے اندر پیدا کریں گے۔

۱۔اللہ کے اطاعت گزار بندوں سے محبت

کیا آپ کو ان لوگوں سے بےلوث محبت محسوس ہوتی ہے جو بڑے دین دار، اطاعت گزار، اللہ کی باتیں کرنے والے ہوں، یا آپ کا جی اکتاتا ہے ایسی باتیں سن کر؟

۲۔اس کے ولیوں سے دوستی کرنا (ولی کیا ہے؟ ولی اللہ کا دوست ہے اور ولی ہر وہ شخص ہے جو ایمان لائے، شرک خفی اور شرک جلی سے مکمل بچا ہوا ہو۔ تمام فرائض اور واجبات پورے کرے، بدعت سے بالکل دور ہو، بدعت ہر وہ چیز ہے جو نبی ﷺ کی سنت نہیں ہے ایک ایکسٹرا عمل ہے، اور ولی کے دل میں نبی ﷺ کی محبت بے انتہا ہو گی) بس ایسے شخص سے آپ کی دوستی اور قربت ہے؟ آپ پسند کرتے ہیں ایسوں کو دوست بنانا یا آپ کو وہ دنیادار، براڈ مائینڈڈ، لبرل لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا باعث عزت محسوس ہوتا ہے؟

۳۔اس کے نافرمان لوگوں سے ایسے شخص کو نفرت ہو اور جہاد کا شوق ہو، نافرمان لوگوں سے مراد جو دنیا میں فتنہ فساد کریں، یہ نہیں کہ اپنے بھائی سے نفرت ہو کہ وہ نماز نہیں پڑھتا، تمام کافروں سے، فتنہ پھیلانے اور دین میں بگاڑ پیدا کرنے والوں سے پروپیگنڈے کرنے والوں سے نفرت محسوس ہو اور کہیں بھی برے حالات دیکھ کر دل میں جہاد کا جذبہ جاگے، جیسے اسرائیل فلسطین کے ظلم میں کیا آپ کے دل میں جہاد کا جذبہ پیدا ہوا؟

۴۔اللہ کے دین کا دفاع کرنے والوں کی مدد کے لئے تیار رہے، ہمارے ملک میں ہونے والے مذھبی کیمپینز، جو صحیح سکالرز ہیں ان کے ساتھ مل کر دین کو پھیلانا، نوجوانوں کی اور امت کی ہر وقت فکر رکھنا، اپنی ذات سے آگے بڑھ کر جو سوچ اسے کہتے ہیں فکر، یعنی اپنی فکر، اپنے گھر والوں کی اور پیسہ کمانے کی فکر کے علاوہ اسے محسوس ہو کہ اس کے کندھوں پر امت کی بھی ذمہ داری ہے اور وہ انہیں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہو۔

اب خود کو کمپئیر کیجئے ان پوائنٹس سے۔

اب وہ اسباب جانتے ہیں جس کے ذریعے ہمیں اللہ کی محبت اپنے دل میں محسوس ہو گی، یعنی کیسے ہم اس محبت کو پیدا کریں۔

ا۔اللہ کی بے شمار نعمتوں کے بارے میں جاننا

**و ان تعدو نعمت الله لا تحصوها**

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم نہیں کر سکتے

اب نعمتوں کے بارے میں جاننا کسے کہتے ہیں؟ میں نے کچھ عرصہ پہلے گولڈن سورۃ کورس کروایا تھا اور سورۃ الرحمٰن میں، میں نے تفصیلی طور پر نعمتوں کا ذکر کیا تھا، پانی کی نعمت ہے تو پانی کس طرح بنا، کیا کیا کوالیٹیز رکھتا ہے، سائنسی لحاظ سے اس کی اہمیت اور حیران کن عجائب میں سے ایک ہے، پھر میں نے زمین کے بارے میں پڑھایا تھا کہ ہماری زمین سائنسی اعتبار سے کس کیلکولیشن پر کام کر رہی ہے، وہ کیسے بنی اور کس طرح سے فائدہ مند ہے، پھر ہم نے سپیس کے بارے میں پڑھا تھا، پلینٹس، سولر سسٹم، قمری نظام، گیلیکسیز۔ وہ کورس نعمتوں کے اعتبار سے بہت معلوماتی ہے۔ تو یہاں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اس کی نعمتوں کو سٹڈی کرنا، یہ دنیا کیسے بنی کس کس طرح کام کر رہی ہے یہ سب کچھ اللہ کی محبت پیدا کرتا ہے۔

آپ سب وہ ایک کورس ضرور لیں، میری بھی کوشش ہے میں اس پر چند لیکچرز تیار کروں۔

۲۔اللہ کے نام اور صفات کی سٹڈی:

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں اور ان میں عربی کے لحاظ سے بہت گہرائی ہے، وہ سٹوڈنٹس جو عربی کورس کر رہے ہیں انہیں کافی سارے نام انشاءاللہ مثالوں کے طور پر پڑھائے جائیں گے لیکن اس کا ایک الگ کورس بھی میں بناؤں گی اگلے سال! اللہ کے نام اور صفات میں بے پناہ گہرائی ہے، اس کی محبت پیدا کرنے کا ان سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔ یہ ننانوے نام اگر آپ عربی اصولوں کے ساتھ سٹڈی کریں، ان کے روٹ ورڈز اور ان کے مختلف مطلب دیکھیں تو ایمان بے حد تازہ ہوتا ہے۔ اس کی مثال انشاءاللہ اگلی کلاس میں دوں گی۔

۳۔آسمان اور زمین کی خلقت میں غور کرنا، یہ اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن میں بھی کہا، جب میں نے ڈیڑھ سال

ایسٹروفزکس کا کورس پڑھا تھا تو مجھے بے انتہا حیرت ہوئی تھی یہ جان کر کہ کس باریک توازن سے اللہ نے سب کچھ بیلنس کیا ہوا ہے۔ مجھے پرسنلی ستاروں میں بے حد دلچسپی ہے، مدینہ سے مکہ کا سفر بائے روڈ ہمارا رات کا تھا اور جیسا سورۃ النجم میں پڑھا تھا صحرا اور کھلے آسمان پر چمکتے ستارے اللہ کی بہت بڑی نشانی ہے، انہیں محسوس کر کے واقعتاً بے پناہ سکون ملا۔ اس سے اللہ کی محبت بڑھتی ہے۔

۴۔ کثرت سے اللہ کا ذکر۔ کیوں کہ دنیا میں جو ہمارا محبوب ہوتا ہے دل کرتا ہے اس کے بارے میں ہر وقت باتیں کرتے رہیں، کوئی بیٹھا اور ہم اسی کا موضوع لے کر شروع ہو گئے۔ اسی طرح میرا ماننا ہے کہ جب اللہ محبوب بن جاتا ہے تو ذکر کرنے کے لئے زبان کو مجبور نہیں کرنا پڑھتا بلکہ یہ خود ہلتی ہے اور دل خود اس کی تسبیح پڑھتا ہے۔

۵۔ ہر اس چیز سے محبت کرنا جس سے اللہ محبت کرتا ہے

۶۔ اللہ ہی کے لئے کسی سے محبت کرنا یعنی کوئی دنیاوی مفاد اور غرض نہ ہو اور اللہ کی چاہت کے مطابق محبت کرنا، کہ یتیم سے اللہ کیسی محبت کرتا ہے، مسکین سے کیسی، بچوں سے کیسی، جانوروں سے کیسی۔ اس طرح یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اللہ کو کیا پسند ہے کیا نہیں۔ دلچسپی لیں۔ آپ ایک قدم بڑھائیں گے اللہ تعالی دو قدم بڑھائیں گے اور ایسے آپ دنیا سے بالکل بے نیاز ہو جائیں گے۔

ایک بہت خوبصورت بات میں نے پڑھی تھی کہ انسان کسی نہ کسی کا غلام ضرور ہوتا ہے، اگر وہ اللہ کا غلام نہیں بنے گا یعنی اس کے سامنے سر بندگی میں نہیں جھکائے گا تو یا تو وہ اپنے نفس کا غلام بن جائے گا یا پھر وہ پیسے کا غلام بن جائے گا، یا پھر وہ آسائشوں اور دنیاوی چکا چوند کا غلام بن جائے گا۔ اور اگر انسان صرف اللہ کا غلام ہو کر رہے تو باقی تمام چیزوں کی غلامی سے اللہ اسے آزاد کر دے گا۔ روئے زمین پر اس سے زیادہ ہلکا پھلکا اور آزاد دل کسی کا نہیں ہوگا۔

اب میں چاہوں گی کہ آپ لوگوں کے اسی موضوع سے متعلق سوالات لوں تا کہ اگر مجھ سے کوئی پوائینٹ رہ گیا ہے تو آپ لوگوں کے ذریعے ڈسکس ہو سکے۔

اگلی کلاس میں انشاء اللہ میں کچھ مثالیں اللہ کی صفات میں سے اور کچھ اس کی ایجاد میں سے یعنی زمین اور آسمان کی خلقت اور عجائب میں سے دوں گی تا کہ ہم اس کی شان کو سمجھ سکیں کہ وہ کیوں محبت کے لائق ہے۔ اگلا لیکچر ذرا سائنسی ہوگا اور دلچسپ ہوگا انشاء اللہ!